ہفتہ وار نُور افشاں لُودیانہ



نمبر (۲۲) مطبوعہ ۲۸ مئی ۱۸۹۷ء بروز جمعہ جلد (۲۵)



ایڈیٹوریل نوٹس

کلمۂ محمدی سے حصول

ہم دیکھتے ہیں کہ انجمن حمایت اسلام لاہور کے ایک پرچہ میں جو اس وقت ہمارے سامنے ہے یہہ لکھا ہے کہ اسلام کا اعلیٰ اصول لاالہ الا اللہ محمد رسول اللہ ہے جو شخص اس اصول کو دل سے مانیگا اور اس پر عمل کریگا وہ ضرور جنت میں داخل ہوگا*

حضرات ناظرین و سامعین جامیوں کا یہہ جملہ تو بڑا ہی فریب دہندہ ہے۔ مگر کیا آپ جانتے ہیں کہ اس اعلیٰ اصول پر عمل کرنیوالے کس جنت میں داخل ہونگے۔ جناب یہہ وہی جنت ہے جس کی تعریف و توصیف قرآن محمد میں بزبان محمد و اصحاب آنجناب ایسی کی گئی ہے کہ گویا جسمانی لذات و دنیاوی شہوات کے حصول کا اصلی گھر جنت قرار دیا ہے جہاں روحانی انسان کبھی جانا خواب میں بھی پسند نہیں کرتا اور نہ کریگا۔ یہہ وہی جگہہ ہے جسے روحانی خوشی سے کوئی تعلق نہیں۔ اس کو محمدی جنت کہنا بہت درست ہوگا۔ کیونکہ یہہ جنت وہ آراستہ و مکلف مکان ہے جہاں مخمل کے گدے بیٹھنے کو اور شراب پینے کو اور کباب و میوہ جات چکھنے کو اور لڑکے خدمت کو اور حوریں خوشیاں منانے کو اور تمام دیگر سامان عیش نفس کے مہیا ملینگے۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ یہہ جنت کوئی آسمانی مقام نہیں ہے بلکہ جس نے سرزمین کعبہ کو زمانہ حج دیکھا ہوگا وہ فوراً اسی جگہہ کو محمدی جنت خیال کر سکتا ہے اور اسکا تجربہ ہر شخص بآسانی ہر سال کر سکتا ہے۔ جناب یہہ وہی جنت ہے جس کی خواہش میں ہر ملک کی عورات بدکردار کلمہ محمد سے مشرف ہو کر خوشی و بآزادی تمام مولود شریف کیلئے اور مسجدیں بنانیکے واسطے اور مجاہدوں و حاجیوں کی امداد کی غرض سے آسمان و زمین کے بیچ سے روپیہ پیدا کرتی ہیں۔ اور یہہ وہی جنت ہے جہاں جنکی خواہش میں بہتیرے عیاش مزاج فوراً محمد کے حوض کوثر کا پیالہ پی لیتے ہیں۔ ہم کہانتک اس کی تعریف کریں اب اتنا کافی ہے کہ اِس کلمہ سے حصول بس یہی جنت ہے۔ ہمارے پیارے مسیحی بھائی کہیں یہہ نہ سمجھیں کہ یہہ آسمانی جنت ہے*

اور پرچۂ مذکور میں جو کچھ کفارہ مسیح کی نسبت لکھا ہے اُس کا جواب یہی کافی ہے کہ ع گر نہ بیند بروز شپرہ چشم چشمۂ آفتاب را چہ گناہ

اِس ہفتے سے ہم پنجاب نیٹیو چرچ کونسل کی رپورٹ کو شائع کرنا شروع کرتے ہیں۔ اُمید ہے کہ چار نمبروں میں کل رپورٹ شائع ہو جاویگی۔ چونکہ اس دفعہ نیٹیو چرچ کونسل کے جلسوں میں ایسے مضامین پر بحث کی گئی کہ جن پر آجکل مسیحی سوچ رہے ہیں اس واسطے یقین ہے کہ ہمارے ناظرین رپورٹ کو بڑی دلچسپی سے پڑہینگے*

ہم اس ہفتے ایک مضمون بعنوان "تعلیم یافتہ پاسبانوں کی ضرورت" مدراس کے مسیحی اخبار "کرسچن پیٹریٹ" سے ترجمہ کر کے چھاپتے ہیں۔ مدراس کی طرح پنجاب کی کلیسیاؤں میں بھی تعلیم یافتہ پاسبانوں کی بڑی ضرورت معلوم ہوتی ہے*

اب تک ہندوستان میں لائق مشنروں اور پاسبانوں کے حاصل نہ کرنے اور ایسے شخصوں کو جو دُنیا میں کسی اور کام کو نہ کر سکتے ہوں منادی کے کام پر مقرر کئے جانیکے باعث سے یہہ پاک اور بڑی ذمہ واری کا کام بہت ہی حقارت کی نگاہ سے دیکھا جاتا اور نیچ سمجھا جاتا ہے۔ غیر قوموں میں بھی یہہ بات پھیل گئی ہے کہ بہت سے لوگ نوکری کی غرض سے مسیحی ہوتے ہیں۔ اگرچہ ہمیشہ یہہ الزام سچ

سلسلہ کیلئے دیکھو صفحہ ۱۲

نورافشاں

پادری اے - ایچ یونگ صاحب ایم - اے - ایڈیٹر

پادری جی - ایل ٹھاکرداس صاحب ۔ پادری ایچ گرکنا تھ صاحب ایم - اے ۔ پادری طالب الدین حسّانی - اے ۔ پادری پی - سی اوپل صاحب } اسسٹنٹ آڈیٹرز

تعلیم یافتہ پاسبانوں کی ضرورت

حال میں ہی ہم دیسی تعلیم یافتہ پاسبانی کے مضمون پر خط و کتابت شایع کر چکے ہیں ہم کو بڑی خوشی ہوئی ہو جب ہم دیکھتے ہیں کہ ہمارے بہت سے تعلیم یافتہ بھائی آجکل ہماری کمیونٹی کی روحانی بہتری کا خیال کرنے لگے ہیں شاید تنخواہ کا سوال پیش کرنا اس وقت حسب موقعہ نہیں تھا مگر ہم خیال کرتے ہیں کہ سب لوگ اس بات کو قبول کرینگے کہ جب تک ہم اس دنیا میں ہیں اس امر کا تصفیہ کرتے وقت تنخواہ کا فیصلہ کرنا بھی ضروری امر ہے ایک دیسی اخبار نے اُن مشنریوں کی کہ جنہوں نے اپنے کام میں کامیابی حاصل کرنیکیلئے خاص طور پر تیاریاں کی ہیں بڑی تنخواہوں کی تائید کرتے ہوئے یہ دلیل پیش کی ہو کہ عربی گھوڑے کی قیمت دیسی ٹٹوؤں سے زیادہ ہوتی ہو۔ شاید خادم الدینوں کی نسبت اس قسم کا خیال کرنا ایک قسم کی سوداگری ہو - مگر ہم ریسینجر کے ایڈیٹر کے ساتھ اتفاق کرتے ہیں کہ دیسی خادم الدینوں کی تنخواہ کا فیصلہ اُن کی لیاقت کے مطابق ہونا چاہئے لیکن ہم تعلیم یافتہ پاسبانی کے سوال پر فی الحال کفایت شعاری کے لحاظ سے غور نہیں کرتے شاید ہم پھر کسی وقت اس پر سوچیں گے مگر اب ہم چاہتے ہیں کہ دیسی مسیحیوں کی ذہنی ترقی کا لحاظ رکھکر تعلیم یافتہ پاسبانوں کی ضرورت کی طرف اپنے ناظرین کی توجہ دلائیں آجکل قریباً ہر گاؤں میں سکول ماسٹر موجود ہیں اور ہمارے گاؤں کے مسیحی اپنی زبان ایسی صفائی اور درستی سے بولتے ہیں کہ گاؤں کے نمبردار اور پٹواری بھی اُن کی زبان کی صفائی سے حیران رہ جاتے ہیں - دیسی مسیحی لوگ خواہ وہ کسی قوم یا حالت کے کیوں نہ ہوں مگر نارمل سکولوں اور ہائی سکولوں میں تعلیم پا کے بہت سی باتوں کا ٹھیک ٹھیک علم حاصل کر لیتے ہیں تو وہ جغرافیہ تواریخ اور بہت سی اور باتوں سے واقف ہو جاتے ہیں اسواسطے ایسی جماعت کو رعب کرنا اور سکھلانے کیلئے ضروری ہو کہ پاسبان خود اعلیٰ درجہ کا تعلیم یافتہ ہو - ایک دوست نے ہم کو بتلایا کہ پچھلے اتوار میں نے ایک پاسبان کو وعظ کرتے سنا کہ جو صرف نحو کے قاعدوں اور جغرافیہ تواریخ کے عام واقعات سے بھی ناواقف تھا - وعظ میں اُس کی مثالیں بھدی سی اور موقعے کے مناسب نہ تھیں - لیکن تو بھی یہ شخص ہر اتوار سرمن کے نام سے قریباً دو سو حاضرین کے سامنے کہ جو تہذیب اور ادب کے لحاظ سے عبادت کے بیچ سے اُٹھ کر چلے جانا مناسب نہیں سمجھتے بہت کچھ فضول باتیں سناتا رہتا ہو - پہلے پہل مشنری جو عموماً اعلیٰ درجہ کے تعلیم یافتہ ہوتے ہیں اتوار کی عبادت اور جماعت کی خبرگیری اور نگہبانی میں بہت بڑا حصہ لیا کرتے تھے لیکن آجکل وہ کافی مدد نہیں دے سکتے اور بلا شبہ یہ مناسب معلوم ہوتا ہو کہ گلے کو چرانے کا بوجھ پورے طور سے باقاعدہ مقرر شدہ پاسبان پر ہی ڈالا جانا چاہئے - اس لئے پاسبان میں اس کام کے لئے کافی قابلیت کا ہونا بھی مناسب ہو سمجھدار اور تعلیم یافتہ مردوں اور عورتوں کی جماعت پر ایک ایسے آدمی کو پاسبان مقرر کر دینا کہ جو اُن کے لائق نہیں ہو اُس جماعت پر بھاری ظلم اور بے رحمی کرنا ہو - ہائی سکول اور کالج میں ایسی حالت ایکدن کیلئے بھی قایم نہیں رکھی جا سکتی ہو - کوئی شخص کسی جاہل آدمی کو مقرر نہیں کرتا کہ وہ گرامر یا منطق یا فلاسفی کے مضمون پر پڑھے لکھے لوگوں کے سامنے درس دیوے - کیا ہم اُستادوں کو اُن کی لیاقت اور قابلیت کے مطابق تنخواہ نہیں دیتے ؟ اُس شخص کا حق ہو کہ زیادہ تنخواہ حاصل کرے کہ جس نے علم حاصل کرنیکیلئے بہت سی محنت کر کے اپنے کو اعلیٰ اور خاص کام کے لائق بنایا ہو اور ضرور بھی چاہتا ہو کہ اُسکے ساتھ ایسا ہی سلوک کیا جاوے کیونکہ ہم ٹھیک ویسے ہی درست اور بالکل اصول دینی باتوں اور انتظام میں نہ برتیں جس طرح سے لائق اُستاد کالج میں مقرر کئے جاتے ہیں اسی طرح سے لائق مناد جماعتوں پر بھی مقرر کئے جانے چاہئیں اور جس طرح اُستاد کی تنخواہ اُس کی لیاقت کے مطابق مقرر کی جاتی ہو اسی طرح مناد یا پاسبان کی تنخواہ بھی مقرر ہونی چاہئے البتہ اعلیٰ لیاقتوں کے آدمیوں کے مقرر کرنیسے کلیسیا کا خرچ بڑھ جاویگا تو پھر یہ سوال پیدا ہوگا کہ کون اس خرچ کا ذمہ دار ہوگا دیسی کلیسیاؤں کی موجودہ مفلسی کی حالت میں مشنری سوسائٹیوں کو اس ذمہ داری کا بڑا حصہ اُٹھانا چاہئے مگر تو بھی ہم چاہتے ہیں کہ دیسی کلیسیا میں اس قسم کی مدد کی محتاج بھی نہ رہیں اس لئے مناسب ہو کہ وہ غیر ممالک کی مدد سے کلی طور پر آزاد ہو جائیں - اسی قدر کافی ہو کہ فارن سوسائیٹیاں ہمارے بچوں کی تعلیم کیلئے روپیہ دیویں مگر مناسب معلوم ہوتا ہو کہ ہمارے پاسبانوں کی مدد کیلئے روپیہ دینے سے سبکدوش ہو جائیں مسیحی جماعت کو مناسب ہو کہ وہ یہودیوں کی مانند دسواں حصہ یا جو کچھ مناسب سمجھا جاوے خدا کیلئے دینا اپنے اوپر فرض ٹھہرا لیویں - وہ اس بات کا پورا ارادہ کر لیویں کہ وہ اپنی آمدنی کا دسواں یا بیسواں حصہ اپنے لئے الگ رکھینگے - ہم جانتے ہیں کہ ہمارے لوگ بہت ہی غریب ہیں - اور اُنمیں سے بہتوں کیلئے اپنے گھر کا خرچ چلانا اور خدا کے لئے باقاعدہ دینا بہت مشکل ہے لیکن اگر اپنے پاسبانوں کی پرورش کرنا بھی تو لازمی اور ضروری فرض ہو پاسبانوں کو بھی واجب ہو کہ وہ خود انکاری کے اصول پر عمل کریں اور اپنی زندگی کو مفلسی میں کاٹنا خوشی اور فرض سمجھیں - اگر ایسے بڑے کام کی خاطر کہ جو خدا نے اُنہیں سپرد کیا ہو خیر ہو مفلسی کی خوبی کر کے بطور نیک نمونہ کے دکھلانا چاہئے ساری دنیا کے لوگ چاہتے ہیں کہ دینی معلم پاک آدمی ہو اور اُنمیں نہ معمولی راستبازی پائی جاوے اور یہ کہ اعلیٰ درجہ کی نیکی



خودانکاری اور سادگی انکی زندگیوں سے ظاہر ہووے البتہ پاک آدمی کیلئے یہہ مناسب نہیں ہو کہ وہ خود یا اُس کی بیوی بچے جوک سے مریں ہم فاقہ کشی کی فلاسفی پر یقین نہیں کرتے کیونکہ ایسے جسم کا اثر کہ جو کمزور یا جس کی اچھی طرح سے پرورش نہ کیجاوے دماغ اور دل پر بُرا ہوتا ہو لیکن تو بھی دینی معلم کی سادہ مفلسی اور خودانکاری کی زندگی کا بڑا اثر ہوتا ہو۔ ہم اپنے پاسبانوں اور مبشروں میں دینداری کا اعلیٰ نمونہ دیکھنا چاہتے ہیں۔ ہم کو چاہیئے کہ ہم ایسے پاسبانوں اور مبشروں کو مقرر کریں کہ جو اعلیٰ درجہ کے تعلیم یافتہ اور لایق اور ساتھ ہی اعلیٰ خوبیاں بھی رکھتے ہوں کیونکہ اُن کی نیکی کرنیکی طاقت اُنکی پاکیزگی کے اندازے کے مطابق ہوگی۔ اگر ہماری جماعتیں اپنے فرایض کو سمجھ لیویں اور پاسبان اپنی اعلیٰ اور آسمانی بلاہٹ کی ذمہ واریوں سے واقف ہو جائیں تو ہماری کلیسیائیں ایسی ہو جائینگی کہ جو نہ صرف اپنے پاسبانوں کی پرورش کرسکیں گی بلکہ پیرنٹ سوسائٹیوں کی اُنکے مشنری کام میں بھی مددگار ہوسکیں گی۔

اِس وقت یہہ بھی جاننا مناسب ہو کہ ہم اپنے لوگوں پر اِس قسم کا بوجھ نہ ڈالیں کہ جس سے بیفائدہ اُنکی ذمہ واریاں بڑھ جاویں اور کہ وہ مکار اور فریبی بن جاویں جیسا کہ بعض کنگلوں اور بدھ گوروں کا حال ہو گیا ہو پاکیزگی اور مجرد رہنے کا عہد کر لینا اچھا ہو اور بعض صورتوں میں ضروری بھی ہو مگر ہم ان باتوں کو معمولی مسیحی نیکیوں سے بڑھکر درجہ نہیں دیتے جو کہ سب آدمیوں کا فرض ہیں جبکہ کہانت کے عہدے کیلئے ٹھیک انتظام نہیں کیا جاتا ہو۔ تو عموماً کاہن تنزل کرتے کرتے مکار ہو جاتے ہیں اور دولت کے حاصل کرنیکا جذبہ اُنہیں جوش زن ہو جاتا ہو اور جبکہ اِس طرح بیجا طور سے دولت اکٹھی کی جاتی ہو تو اُس کے حاصل کرنیوالے میں بہت سی اور خرابیاں بھی آجاتی ہیں اِس واسطے ہم اپنے دیسی واعظوں سے ایسی خوبیوں کی اُمید نہ رکھیں کہ جنکا راہ راست کلام میں حکم نہیں ہو ہم اُنکو اِس بارے میں کافی آزادی دیں تاہم یہہ بات یقینی ہو کہ بڑی کوشش اِس بارے میں کی جانی چاہیئے کہ ہماری کلیسیائیں آزاد اور اپنا انتظام کرنے لگ جائیں۔

مُراسلات

کانٹا سا کھٹکتا ہی نکل جائے تو اچھا

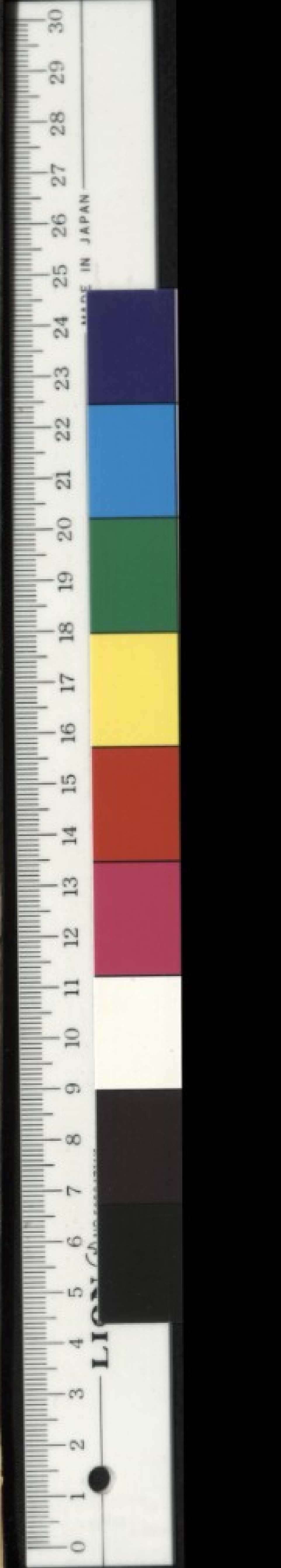
موجودہ ہند کی مسیحی جماعتوں میں ایک اہم امر یعنی کلیسیا میں اپنا بندوبست خود اپنے ذمہ کسی طرح ہمیں ایک وبال کی طرح بھاری اچھیا کئے جاتا ہو۔ یہ بال سے اسلئے مشابہ دیا گیا ہو کہ اس مشکل امر کے حل کرنیکے واسطے نہ تو ہم کو دن کو آرام ہو اور نہ رات کو چین ع۔ مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی۔ کیا وجہ ہو کہ ہماری کلیسیائیں اپنے پاؤں پر قایم نہیں ہوسکتیں؟ کیا تعداد میں کمی ہو؟ کیفیت ناموں سے معلوم ہوتا ہو۔ کہ کُل ہندوستان بھر میں قریباً ۵ لاکھ ہندوستانی مسیحی موجود ہیں۔ کیا انکی روحانی ترقی میں کچھ نقص ہو؟ رپورٹوں سے معلوم ہوتا ہو۔ کہ مختلف اقسام کی روحانی انجمنیں مسیحی جماعتوں میں قایم ہیں۔ اور انکی کارگذاریوں سے بہت کچھ فوائد اور فلاحت متصور ہیں۔ کیا ہماری کلیسیائیں مفلس ہیں؟ اگر ناداری اور فلاکت کلیسیا ایک معقول عذر ہو تو بتایا جاوے کہ اِس فلاکت اور محتاجی کی وجہ کیا ہو۔ کیا لیڈروں کی کمی ہو۔ جو باقی پس ماندوں اور درماندگاں کو راہبری اور پیشوائی کی حیثیت میں لے اُڑیں۔ و کیا غیر ممالک مشنوں کا مالی تعلق ہمارے ساتھ ایسا ہو۔ کہ اُنکے ہوتے ہوتے یہہ مسئلہ لاینحل متصور ہو۔ القصہ یہہ اہم امر وبال کی طرح یا تو ہمارا پیچھا کئے جاتا ہو۔ اور یا ہم ہی اِس مشکل حل کی تلاش میں ایک سراب کا پیچھا کئے چلے جاتے ہیں۔ لیکن ناکامی اور خجالت اور رسوائی کے اور کچھ ہاتھ نہیں آتا ہو۔ اِس امر کو ملحوظ خاطر رکھکر ہم بھی کچھ اوراق سیاہ کرتے ہیں۔ ع۔ گر قبول افتد زہے عزو شرف۔

وجوہات۔ جہاں تک مشاہدہ میں آیا ہو واقعی کلیسیاؤں میں ایک ناقابلیت پائی جاتی ہو کہ وہ ایک ایسا اخراجی سیاپا تابہ ہرین۔ کہ سلف سپورٹ کا بیڑا پار ہو جاوے اِس کی وجہ کیا ہو۔ یا دوسرے الفاظ میں اِس کو یوں کہا جاوے۔ کہ اِس میں نقص کہاں واقعہ ہو ہم بار بار یہہ عذر سنتے آئے ہیں کہ ہماری کلیسیاؤں کی مالی حیثیت کچھ ایسا وقر نہیں رکھتی۔ کہ وہ ایسے اہم فرض کو انجام تک پہنچاوے ہم باقی عذرات کو چھوڑکر محض اسی پر اپنا آرٹیکل ختم کرینگے اِس میں کچھ شک نہیں۔ کہ یہہ عذر کچھ وزن رکھتا ہو۔ مگر کیا کسی کے خیال شریف میں اِس سوال کی بھی تشخیص ہوئی کہ عموماً ہمارے عیسائیوں کی تنگدستی اور مفلسی کی وجہ کیا ہو۔ اور اگر اُس کی کوئی معقول وجہ ہو۔ تو پھر کیا یہہ مناسب نہیں ہو۔ کہ پہلے ہم اپنے ہی گھر کی فرسودہ حالی کی اصلاح کریں اور بعد ازاں غیروں کی۔

شعر۔ دوستاں را کجا کنی محروم ۔ تو کہ با دشمناں نظر داری۔

ہمارے خیال میں عموماً ہمارے عیسائیوں کے مفلس اور تنگدست ہونیکی ایک بھاری وجہ یہہ ہو۔ کہ اُنکی بہبودی کیلئے مختلف مشنوں کا طریق پرورش اور طریق تعلیم اُنکے لئے نہایت مضر واقعہ ہوئے ہیں۔ مسیحی ترقی کی صورت کا اندازہ صرف تعداد ہی پر موقوف نہیں ہوسکتا بلکہ ایک اور معیار ہو۔ کہ جس سے ترقی یا نہ ترقی کا خاطر خواہ اندازہ ہوسکتا ہو۔ تاحال مسیحی ترقی ہندوستان میں انفرادی صورت میں نمایاں ہوئی ہو۔ اور اِس میں شک نہیں ہو۔ کہ مقدار اور قسم دونوں کے لحاظ سے خاطر خواہ ترقی ہوئی ہو۔ مگر دوسرے لحاظ سے وہ صورت ترقی جس کی تحریک اِس مُلک میں شروع ہو اب تک وقوع میں نہیں آئی ہو بسبب اِسکے مریدوں کو اپنا آبائی مذہب تبدیل کرنیکے وقت سب کچھ ترک کرنا پڑا۔ اور طوعاً و کرہاً اُنکو مختلف مشنوں کے زیر سایہ آنا پڑا۔ اور مشنری صاحبان کا تعلق اُن سے ایسا رہا ہو جیسا والدین کا بچوں سے ہوا کرتا ہو یہہ سلسلہ یہاں تک بڑھتا گیا۔ کہ ہر ایک مشن سٹیشن میں اکثروں کا انحصار معاش اُن کے مشنری صاحبان پر رہا ہو اور ابتک جاری ہو۔ حالانکہ اُن لوگوں کو معہ مشنری صاحبان

کے ایک مشنری خاندان ہی تصور کرنا چاہئے تو بھلا ایسے شیرخوار بچوں سے سلف سپورٹ کی اُمید کیونکر اور کب ہو سکتی ہے۔ پھر اُنکی اولاد کی تعلیم کی خاطر مختلف بورڈنگ سکول قایم کئے گئے ہیں۔ اور جس نے چاہا۔ اپنے لڑکے اور لڑکیاں اُن مدرسوں میں داخل کئے ہیں مگر طریق تعلیم میں کچھ تمیز نہیں رکھی گئی۔ غریب اور امیر لڑکے اور لڑکیاں یکساں بھرتی کئے گئے ہیں جس کا یہہ نتیجہ ہوا۔ اور بدستور اب تک جاری ہے۔ کہ اُن نا کامیاب طلباء میں سے جس نے ذرا قلم اُٹھانا سیکھا اور دو ایک حرف انگریزی کے سیکھے۔ تو فی الفور مدرسہ سے نکل پڑا۔ اور اگر کوئی نوکری مشن میں ملی تو نبہا۔ ورنہ وضع داری کی ایک نئی صورت نکال اور ایک کوٹ اور پتلون بدن پر ڈٹ در بدر دریوزہ گری کا پیشہ اختیار کیا۔ کیا اس میں کوئی کلام ہے کہ اگر ایسے فاقہ مستوں کی جدا مردم شماری لیجاوے۔ تو وہ ایسے کم نکلینگے کہ اُنکا شمار انگلیوں میں ہو جاوے۔ پھر اکثر ایسے بھی ہیں جنہوں نے کچھ نا چار مشنوں میں ملازمت اختیار کی ہے۔ اور اُنکے ہاتھ میں ایک ایسا کام سونپا گیا ہے۔ جو اُنکے لائق نہ تھا۔ البتہ اس بات کا انکار نہیں ہو سکتا کہ اُنہوں نے حسب لیاقت اور مشنری صاحبان کی نگرانی میں بہت کچھ کر دکھایا۔ مگر اُنکو اپنی وضع داری اور خانہ داری کیلئے عشیانہ ڈھنگ بدلنا پڑا جہاں کم خرچی کے بجائے فضول خرچی ظہور میں آئی۔ اگر وہی اشخاص کوئی صنعت کا پیشہ اختیار کرتے۔ تو آج وہ آسودہ حال ہوتے۔ اور حرف گیری اور گڑ گڑانے اور حسد کے بجائے آزاد طبیعت اور خود مختار ہوتے۔ ہم لگی لپٹی بات تحریر کر رہے ہیں۔ اور بے کم و کاست اپنے عیوب کو ظاہر کر رہے ہیں مگر ہمارا مقصود دل آزاری نہیں ہے۔ بلکہ اپنی بخت خفتہ جماعت کو غیرت دلانا ہے۔ تاکہ وہ حمیت قومی کیلئے بیدار ہو جاویں۔ آپ ہی دیکھ سکتے ہیں۔ کہ آیا یہہ سچ ہے یا نہیں۔ کہ بہت سے مسیحی طلباء ایسے ہیں جو کہ حسب منشا والدین اور مشنری صاحبان کے طفیل۔ یا افسران مدارس کے ذریعہ بلا ادائیگی فیس و داخلہ سکولوں میں داخل ہوئے۔ مگر اُن کی تعلیم میں کچھ نمایاں ترقی نہیں ہوئی۔ تو بھلا بتایا جاوے جب ایسے طلباء کو تعلیم علمی متروک کرنی پڑے تو آئندہ زندگی اُن کی کس طرح صرف ہوتی ہے۔ بعض ان میں سے ہاتھ پاؤں ہلا اور بالغ ہو کر اپنے والدین یا بھائی بہن کے سر پر روٹی کھا رہے ہیں۔ اور کئی اُن میں سے جب اور کچھ بن نہیں آتا ہے تو علم الہٰی کے مدارس میں داخل ہو جاتے ہیں۔ اور بعض محض فاقہ مستی زندگی بسر کرتے ہیں۔ اس میں کچھ شک و شبہ نہیں ہے۔ کہ ہماری مسیحی جماعت کی حالت ابتر و بیکس ہے۔ ایک طرف تو لڑکوں کے سکول جاری ہیں جن میں عموماً غریب اور امیر علمی تعلیم پا رہی ہیں۔ تعلیم النساء کیلئے تو کوئی اعلیٰ اسٹنڈرڈ یا معیار تعلیم نہیں رکھا گیا ہے۔ اس لئے لڑکیاں عموماً اپنی تعلیم خاطر خواہ پورا کرتی ہیں۔ مگر ہمارے لڑکوں سے تو ایک اعلیٰ معیار تعلیم طلب کیا جاتا ہے۔ تاکہ وہ اپنے پاؤں پر کھڑا ہو کر کچھ کما کھاوے۔ اور آئندہ اپنے عیال کی بھی خبر گیری کر سکے۔ یہہ امر مسلمہ ہے کہ بچوں کی تعلیم یکساں نہیں ہو سکتی بعض بچے موجودہ مروجہ طریق تعلیم کے قابل نہیں ہوتے۔ اُن سے بی۔ اے یا ایف۔ اے کی تعلیم کی اُمید رکھنی بالکل حماقت ہے۔ مگر دیکھا جاتا ہے۔ کہ اکثر والدین کی رغبت بلکہ ملکی رغبت بھی ہوتی ہے۔ کہ تمام لڑکے اور لڑکیوں کو بلا امتیاز سکولوں میں بھرتی کیا جاوے۔ اب اُن طلباء سے جو اس تعلیم کے سمندر میں غوطہ کھانے لگے اور ناکامیاب ہوئے آئندہ کیسا سلوک کیا جاتا ہے یا تو نہیں کسی اونٰے ملازمت کیلئے مجبور کیا جاتا ہے۔ اور یا اُنہیں ہانک دیا جاتا ہے کہ بمصداق دھوبی کے کتے نہ گھر کے نہ گھاٹ کے۔ وہ در بدر ہو جاتے ہیں اور وہ لڑکیاں جو اُنہیں کی حیثیت کی ہیں مگر اُن سے بمقابلہ تعلیم زیادہ فخر رکھتی ہیں اور اُنکی مذاق میں اُنکے ہمجنس لڑکے ناتراشیدہ معلوم ہوتے ہیں وہ ایسوں سے نازک اور نزدیکی رشتہ پیدا کرنا ناگوار سمجھتی ہیں اور نتیجہ یہہ پیدا ہوا ہے۔ کہ ہمارے نوجوان لڑکے اور لڑکیاں بن بیاہے عمر صرف کرتے ہیں۔ لہٰذا اظہر من الشمس ہے کہ ایسوں کا ناگفتہ بہ عادات کا مرتکب ہونا امکان سے باہر نہ ہوگا۔ اے مسیحی قوم کے مونس اور غمخوار اے مسیحی مذہب کے حامی اور مددگار ذرا اپنی جماعت کی فرسودہ حالی پر غور کر۔ سلف سپورٹ کا بار ہمارے پر آن پڑا ہے۔ اور ہماری کشتی بھنور میں مبتلا ہے۔ ہماری کلیسیائیں کیسہ اور جیب سے خالی معلوم ہوتی ہیں۔ کچھ تو الفتِ قوم دکھا۔ یہہ عیش و طرب اور ترانہ کا زمانہ نہیں ہے۔ جب ہماری ہند کی مسیحی قوم کھڑی رو رہی ہے۔ یہہ وہ زمانہ نہیں ہے کہ ع غمِ دوراں مخور کہ وقت برفت + نغمہ بربط رباب بیار۔ بلکہ یہہ وہ زمانہ ہے جب حمیت قوم کیلئے ہمارے دل اُبھریں۔ ہوش کے پُتلے بننے اور شیوہ خود پرستی کے عوض قوم کی خدمت کرنا ہمارا پیشہ ہو اور اُسی میں ہم محو اور شیدا رہیں۔ باقی دو ایک امور پر ہم بحث کر کے اس آرٹیکل کو تمام کرینگے ہم نے وضاحت کے ساتھ اور کھلم کھلا طور پر کلیسیاؤں کی سلف سپورٹنگ نہ ہونے کے ایک بھاری نقص کو بیان کیا ہے اس کے متعلق یہہ امر ضروری ہے کہ اس سلف سپورٹ کی کل میں جو نقص واقعہ ہے پہلے اُسکو رفع کیا جاوے۔ جہاں کہیں کلیسیا کے ممبران اپنے دنیاوی کاروبار میں پاؤں پر کھڑا ہونا سیکھ جاوینگے وہاں روحانی پاؤں پر قایم ہونا بھی اُس کے ساتھ لاحق ہوگا۔ فی الحال دیکھا جاتا ہے کہ ہمارے ریبران قوم اس امر کے درپے ہیں کہ مختلف مسیحی فرقہ جات میں اتحاد اور یگانگت کو پیدا کر کے ایک قومی کلیسیا قایم کریں۔ مگر کلیسیاؤں کی موجودہ حالت پر ایک نظر ڈالنے سے نہایت مترشح ہوتا ہے کہ یہہ ایک یوٹوپیا کی دنیا ہے یعنی ایک خیال ہی خیال ہے اور اُسکو ہم اصل تک پہنچانا امر محال ہے مگر اولاً اُن امور پر اتحاد کی بنیاد ڈالنی چاہئے۔ جن پر ہمارا یا اجماع کلیسیا کا کلیۃً اتفاق ہو سکے اور ہم قوم کی حیثیت میں اُن میں تحریک و تائید کر سکیں۔ ہمارے خیال میں ایک ایسی وسیع سٹینڈنگ کمیٹی قایم ہونی چاہئے۔ کہ جس میں کل فرقوں کے مسیحی لیڈر شامل ہو سکیں۔ اور ایسے انڈی پنڈنٹ اشخاص یعنے صاحبان مختار جن کو اس کار خیر کیلئے فرصت اور ثروت حاصل ہو مقرر ہوں۔ شاید ہماری مسیحی انجمنوں سے ایسے لیڈر زل سکینگے





اس کمیٹی کا یہہ کام ہو کہ وہ ایک قومی فنڈ فراہم کرنیکا بندوبست کرے۔ اور یہہ فنڈ متواتر اور متوالی ایک معتبر بنک میں جمع ہوتا رہے اور جب خاطر خواہ روپیہ جمع ہونا جاوے اور سود در سود پر بھی وہ فنڈ خود بخود بڑھتا جاوے۔ جیسے کہ ایک خاطر خواہ آمدنی سود میں سے میسّر ہو۔ تو وہ روپیہ ان ڈسٹرکٹ انڈسٹریل انسٹیٹیوٹ یعنی کسب و ہنر کے مدارس کیلئے جا بجا صرف ہو۔ ہمارے ہندو اور مسلمان صاحبان اسی امر کے درپے ہیں۔ بلکہ ہند و صاحبان نے تو حال ہی میں ایک قومی ٹیکنیکل انسٹیٹیوٹ کیلئے حضرت ملکہ معظمہ کے ساٹھ سالہ جشن کے موقعہ پر ایک کثیر فنڈ جمع کر لیا ہو۔ سُننے میں آتا ہو کہ ہندوستان کے مسیحی دو لاکھ روپیہ سے زیادہ متفرق مشنوں کے کام کیلئے سال بسال دیتے ہیں۔ اب اگر اس میں سے فی آدمی ایک عشر عشیر حصہ بھی اس فنڈ میں دیتا رہے۔ تو کچھ عرصہ قلیل میں ہی ایک بھاری فنڈ اس کار خیر کیلئے جمع ہو جاوے گا۔ اور یہہ ایک صورت قلبی رابطہ پیدا کرنیکی ہو جاوے گی۔ اور اتحاد اور یگانگت کی اس قسم کی بنیاد پیدا ہونے سے قومی کلیسیا کا قایم ہونا بھی امکان سے خالی نہو گا۔ رفتہ رفتہ اس سے یہہ فائدہ بھی متصور ہو گا۔ کہ وہی فنڈ جائنٹ سٹاک کے اصول پر چلنے لگ جاوے گا جس سے مسیحی قوم کو ایک قسم کا باہمی فائدہ پہنچیگا۔ ایک اور امر کی بھی بحث اس ضمن میں ضروری ہو۔ ہمارے خیال میں ہر ایک مشن میں اس امر کی تحریک اور چرچا ہونا چاہیے کہ مسیحی بورڈنگ سکولوں کے طریق تعلیم یکساں نہو۔ بلکہ متفرق ہو۔ انکی غرض صرف علمی تعلیم دینے کی ہی نہو۔ بلکہ صنعت و حرفت سکھانیکے بھی سامان اور اسباب اور آلات خاطر خواہ مہیا ہوں تاکہ طلبا ریں تعلیم کی امتیاز ہو۔ اور تعلیم میں بھی خود ایک ایسی وسعت ہو کہ وہ طلبا جو علمی ترقی حاصل کرنیکے نا قابل پائے جاویں۔ کوئی نہ کوئی کسب و ہنر کا پیشہ سیکھ لیویں۔ اس قسم کی کارروائی

سے موجودہ دقتیں اور عیوب کافور ہو جاوینگے اور وہ مسیحی نام کے جو آجکل اپاہج اور بودے سمجھے جاتے ہیں۔ بلکہ خانہ بدوش ہیں۔ اِن الفاظ سے مخاطب نہیں کئے جاوینگے۔ اور دربدر دریوزہ گری کا استعمال ہونے سے وہ نام ہی نام کو رہ جاویگی۔ موجودہ حال کلیسیا کا تشخیص طلب ہو۔ اسکی نبض کی حرکت میں ضعف اور حرارت ہو۔ جب تک اُس کی حالت میں صحت کے آثار نظر نہ آویں۔ تب تک سلف سپورٹ کا بار اُنکے اوپر ایک وبال کی طرح ہو گا۔ وہ قدیم اور مسلمہ اصول یعنے صحت جسمانی اور صحت روحانی اُسپر بھی عاید ہو سکتا ہو۔ جب مسیحی اپنے دنیاوی پاؤں پر کھڑا ہونا سیکھ جاوینگے۔ حتّٰی کہ اُنکی سوسائٹی میں کچھ طاقت اور زور نظر آوے تو بیشک وہ پھر اپنے روحانی پاؤں پر قایم ہو جاوینگے اور اُنکی جماعت غیر مسیحیوں کے سامنے کچھ وقر اور اُنکا کلام کچھ وزن رکھیگا ۔

وَاقِعات وَ رَائیں

ڈیمنڈ جوبلی کیلئے یہہ موقع ہاتھ سے نہ کھوئیے

آجکل ہند کے تمام حصص میں شصت سالہ جشن قیصر ہند کیلئے بڑی شان و شوکت کی تیاریاں ہو رہی ہیں۔ ہمارے اس وحشی صوبہ میں بھی مارواڑی صاحبان کچھ نہ کچھ کر رہے ہیں۔ بر خاص ایک عجیب و غریب بات شہر اجمیر میں دیکھنے میں آئی یعنے کہ ایک خاص رعایت مسیحیان ہند کیلئے اس موقع پر مبارکبادی کے کارڈس بحیثیت کوئین وکٹوریہ کے پاس بھیجنے کے لئے کیگئی ہو۔ جو دیسی وفادار مسیحی لوگ پانچویں جون تک مبارکبادی کے کارڈس خرید کرینگے اُن صاحبان کو مسٹر آر۔ بی۔ کھتری۔ پرسنل اسسٹنٹ تو دی ہیڈ ماسٹر صاحب فرڈم سکول اجمیر نصف قیمت پر دینگے۔ اور یہہ کارڈس ۴ر سے لیکر تین روپیہ تک کے موجود ہیں۔ ہمیں اُمید ہو کہ ہمارے ناظرین اِس گولڈن اپارچنیٹی کو ہرگز ہرگز نہ کھوئینگے ۔ (نامہ نگار)

وکٹوریہ انڈسٹریل سکول اجمیر

اس وقت ہماری میز پر ایک اپیل زبان انگریزی میں پڑی ہو۔ یہہ اپیل چیپلین آف اجمیر کی جانب سے شایع ہوئی ہو اس میں بہت کچھ سو روپیہ کے لئے باشندگان اجمیر سے التجا کی گئی ہو کہ قیصر ہند کی شصت سالہ جبلی کی یادگار میں ایک صنعتی سکول کھولا جائے اور جسمیں مسیحیان ہند کو دست کاری سکھلائی جاوے۔ خاصکر کے جوتے بنانا سکھایا جاوے۔ اُمید ہو کہ باشندگان اجمیر خصوصًا سول آفیسرس و روسا اعظم ضرور انٹرسٹ لینگے۔ اور اپنے روپیہ کو بجائے ناچ وغیرہ کے ملکی بہبودی کے لئے حاتم کی چھاتی پر لات ماکے کچھ نہ کچھ کر کے دکھائینگے۔ اس کی نسبت پھر کسی وقت تحریر کیا جاوے گا ۔ (نامہ نگار)

ایک عرضداشت

عورتوں کی طرف سے ایک عرضداشت و دستخطی پرنسس کرسچن۔ امیرزادی کناٹ اور امیرزادی ٹیک اور بہت سی اور امیرزادیوں لیڈی جارج ہملٹن اور مس فلورنس نائٹنگیل صاحبہ گورنمنٹ کے حضور گذرانا گیا ہو جسمیں اس امر کی قوی اُمید ظاہر کی گئی ہو کہ گورنمنٹ ضرور کافی بندوبست کریگی کہ جس سے فوجی سپاہیوں میں خصوصًا ہندوستان میں لگنے والی بیماریوں کے پھیلنے میں روک ڈالی جاوے

جنگ رومیو یونان تازہ تار

سچی خبریں

لنڈن مئی ۱۹ - لارڈ سالسبری نے جونیر کانسٹیٹیوشنل کلب میں ایک جلسہ میں کہا کہ جنگ کا ملتوی نامہ جو یونان اور ٹرکی میں ہوا اُس سے اِس سوال کی قیمتیں کم نہیں ہوتی ہیں اور کہ طاقتیں عیسائی جماعتوں کو سلطان کی حکومت میں جانے کی اجازت نہیں دیسکتی ہیں ◆

لارڈ موصوف نے یہہ بھی کہا کہ اگرچہ یونان کو تاوان بھرنا پڑیگا مگر ہوس آف کامنس کے ایکو ممبر جنہوں نے شاہ یونان کو تار کیا تھا اِس خون کے جو بہا ہی ذمہ وار ہیں ◆

بلگیریہ اپنی فوجوں کو جنگ کیلئے بھرتی نہیں کر رہا ہی مگر اپنی ریزرو فوج کی طاقت کو جو بہم پہنچ سکتی ہی تخمینا کر رہا ہی ◆

لنڈن مئی ۲۰ - سلطان روم تاوان جنگ اور الحاق تھسلی کے مطالبہ کی نسبت خط وکتابت کرنے کو تیار ہی لیکن صلح نامہ کی فوجی پرند سے اِسرار کرتا ہی ◆

یونانیوں نے درموکاس کی خوب دلیری سے حفاظت کی کئی گھنٹے کے جنگ کے بعد ترکوں کے مقابلہ کو بڑی خونریزی سے ہٹایا ◆

یونانی انگیرقت پسپا ہو گئے جب اُنہوں نے دیکھا کہ ترکوں کی فوج سے عدد و نصرت گھیرے گئے ہیں ◆

لنڈن مئی ۲۰ ترک یونانیوں کا پیچھا کر رہے ہیں اُن پر کوہ اوتھرس پر حملہ کیا اور ایک مقام سے ہٹا دیا ◆

قسطنطنیہ میں یہہ یقین کیا جاتا ہی کہ صلح نامہ ایک کانفرنس کے پیش کیا جاویگا - جو غالبا پیرس میں ہوگی ◆

لنڈن مئی ۲۱ - تھسلی اور اپیرس میں سات دن کیلئے جنگ کا ملتوی ہونا قرار پایا ہی ◆

ترکوں نے یونانیوں کا کوہ اوتھرس میں پیچھا کیا اور کئی گھنٹوں تک اُنکو رگیدتے رہے - دونوں طرف نقصان ہوا - ملتوی نامہ کی خبر پاکر پیچھا کرنا بند کیا گیا ◆

لنڈن مئی ۲۱ - کہتے ہیں کہ درموکاس سے یونانیوں کا ترکوں کے پیچھے کئے جانے سے تمام یونانی فوج بھاگ گئی صرف غیر ممالک کا دستۂ فوج قایم رہا -

جنگ تھرمالی تک ہوتا رہا جہاں ڈیوک آف سپارٹا نے اپنا ہیڈ کوارٹر مقرر کیا -

اگرچہ سلطان نے ادہم پاشا کو منگل کے روز تار دیدیا تھا کہ جنگ بند کیا جاوے مگر پیچھا کرنے والوں نے بدھ کی شام تک جنگ کو جاری رکھا ◆

لنڈن مئی ۲۲ - کریٹ کی خبروں میں بیان کیا جاتا ہی کہ مسلمانوں اور عیسائیوں میں چھیڑ چھاڑ جاگ اُٹھی ہی - دونوں جماعتوں نے دھینگا دھانگی اختیار کی ہوئی ہی ◆

بعض عیسائیوں نے برٹش مرین کے لفٹنٹ سیلین پر سوڈا کے باہر حملہ کیا اور لوٹ لیا ◆

مسلمانوں کے ایک گروہ نے برٹش اور فرنچ کے انجینیرانوں پر فیر کیا جب وہ سوڈا کی سڑکوں پر جا رہے تھے لیکن خوش قسمتی سے وہ بچ گئے ◆

لنڈن مئی ۲۲ - تمام عظیم طاقتیں متفق ہوئی ہیں کہ ٹرکی کو مطلع کریں کہ تھسلی کا الحاق ناممکن ہی اگرچہ سرحد کی درستی قابل منظوری تصور کیجاویگی ◆

ٹرکی کو تاوان جنگ میں کمی کرنی پڑیگی - لیکن سطحی ہونیکے عہد وپیماں منسوخ نہ کئے جاوینگے - اگرچہ اُن میں تبدیلی ہو سکتی ہی ◆

لنڈن مئی ۲۳ - یونانی فوج کا سب سے پچھلا دستہ کریٹ سے روانہ ہو کر یونان کو چلا گیا ہی ◆

لنڈن مئی ۲۴ - سرکار یونان نے ارگیولرز (رنگروٹوں) کا لشکر توڑ دیا ہی - جنہوں نے برعکس نفع کے یونان کو بہت نقصان پہنچایا ہی ◆

پانچ سو امریکہ کے اور پچاس فرانس کے والنٹیر ایتھنز میں واپس آئے ہیں - گورنمنٹ نے اُنکو سامنے کی طرف بھیجدیا ہی ◆

لنڈن مئی ۲۵ - بیان کیا جاتا ہی کہ جرمنی سلطان روم کے نام ایک مجموعی مراسلہ بھیجنے سے اعتراض کرتا ہی جب تک یونان طاقتوں کے مقابل کی تجویزات کو منظور نہ کر لیوے ◆

سلطان روم نے شاہ جرمنی کو اُس کی صلاح کے شکریہ میں تار دیا ہی اور بیان کیا ہی کہ مجھے امید ہی کہ یہہ امر ٹرکی پر روشن کر دیگا کہ کس طرح فاتح کے حقوق کی شناخت حاصل ہونی چاہئے ◆

لنڈن مئی ۲۶ - طاقتوں نے آخرش مجمل مراسلہ سلطان کے نام معہ اپنے مقابل کی تجویزات کے جیسا ۲۱ مئی کی تار میں مندرج ہی بھیجدیا ہی - جرمنی نے اپنی صلاح سے جس کا اوپر ذکر ہی درگذر کیا ہی ◆

یروسلز مئی ۲۴ - کانگو فری سٹیٹ کی فوجوں میں جس ایک حصہ بیرن ڈھینز کی بھی فوج کا شامل ہی سخت بغاوت کی خبریں جو آئی تھیں اُنکی تصدیق کی گئی ہی - چھ یورپین افسر قتل کئے گئے ہیں - بیرن ڈھینز نے تمام اُس فوج کو جو نمک حلال رہی جمع کیا ہی - اور مقام ننگ وے کو گیا ہی تاکہ بغاوت کو روکے ◆

لنڈن مئی ۲۴ - حضور پرنس آف ویلس نے بلیک وال کے تجارتی ٹنل کو آج کھولا - یہہ ٹنل دنیا بھر میں سب سے لمبا ہی یعنے ایک میل سے زیادہ اور قطر میں بھی سب سے بڑا ہی ◆

لنڈن - مئی ۲۴ - لارڈ رابرٹس کو لوئنل حربی فوج کے کرنل ان چیف مقرر کئے گئے ہیں ◆

اِخراجات

			روپے
شملہ	منشی یعقوب خاں	۳۸ روپے ماہوار	۴۵۶
"	مکان کا کرایہ۔		۱۲۰
لاہور	مسٹر برنارڈ	۳۰ روپے ماہوار	۳۶۰
"	چرچ کمیٹی اسسٹنٹ پاسٹر کیلیے خاص گرانٹ		۱۳
امرتسر	منشی فضل دین	۴۰ روپے	۴۸۰ } ۵۴۰
"	مکان کا کرایہ		۶۰
کلارک آباد	پادری ٹامس ہاول	۶۳ روپے	۷۵۶
"	منشی عاشق اللہ کمیٹی گست	۲۴ روپے	۲۸۸
"	۲ ریڈر وساوا اور گورمکھ سنگھ	۸ روپے ہر ایک کو	۱۹۲
بھڑصوال	پادری ودھاوامل	۵۰ روپے	۶۰۰
"	الوئینس		۱۲۰
	چوکیدار		۳۰
اجنالہ	میاں صادق	۶۰ روپے	۷۲۰
"	ریڈر وغیرہ		۶۰۰
	سفر خرچ		۲۵۰
	چوکیدار۔ دوا ایجنٹ از والٹر جونس فنڈ۔		۶۰
کلارک آباد	پاسٹر ہاؤس کے واسطے۔		۴۰۰

پنجاب سی۔ ایم۔ ایس کے

ڈسٹرکٹ نیٹو چرچ کونسل

کے

بیسویں سالانہ اجلاس

کی

رپورٹ

سنہ ۱۸۹۷ء

فہرست ممبران برائے ۱۸۹۷ء

امرتسر - بابو ایس بی - مسٹر ایم تھیل رلیارام -
اجنالہ - پنڈت بشن داس -
بٹالہ - ڈاکٹر آئی - یونائٹڈ ریورنڈ این سی داس -
بڑھوال - منشی غلام مسیح -
کلارک آباد - ڈاکٹر عیسی و لالہ نہال داس -
جنڈیالہ - شیخ وارث الدین و ڈاکٹر فضل خاں -
لاہور - مسٹر بینٹ و مسٹر ڈیوس -
نارووال - مسٹر چیٹرجی و میاں نکو شاہ -

پاسٹر صاحبان

امرتسر - منشی فضل دین پاسٹر اسسٹنٹ -
اجنالہ - ریورینڈ میاں صادق ایونجلسٹ پاسٹر -
بڑھوال - ریورینڈ وو صلاح اسسٹنٹ ایونجلسٹ و پاسٹر -
کلارک آباد - ریورینڈ ٹامس ہال پاسٹر -
لاہور - مسٹر نارڈم اسسٹنٹ پاسٹر -
شملہ - منشی یعقوب خاں اسسٹنٹ پاسٹر

ممبران مقرر شدہ از پیرنٹ کمیٹی

ریورینڈ آر کلارک سیکرٹری سی ایم ایس -
ریورینڈ فتح مسیح -
ریورینڈ ایچ - یو وائٹ بریخت
ریورینڈ ڈاکٹر عماد الدین -
ریورینڈ امام شاہ*
ریورینڈ ٹھاکر سنگھ* -
ریورینڈ احسان اللہ*

عہدہ داران

بابو آئی سی سنگھا قائم مقام صدر مجلس

ڈاکٹر ایم بی عطارد خزانچی -
ایم سائل رلیارام سیکرٹری -

کیٹی کسٹ وریڈر متعلقہ پنجاب سی ایم ایس ڈسٹرکٹ نیٹو چرچ کونسل

کیٹی کسٹ

پنڈت بشن داس اجنالہ آنریری
بابو پی سی چیٹرجی نارووال آنریری

* غیر حاضر -

اسوقت ڈاکٹر عنایت اللہ ناصر

نوٹ - یہی صاحبان چرچ مشنری سوسائٹی پنجاب ڈسٹرکٹ نیٹو چرچ کونسل کمیٹی ایمنڈ کے واسطے مقرر ہوئے ۔

۱۳ - پادری ایس - اے سیلون صاحب کا خیر مقدم

ہم نے بڑی شکر گذاری سے سُنا ہے کہ پادری ایس - اے سیلون موسم سرما میں پنجاب کو آنیوالے ہیں کہ جا بجا روحانی مجمع کرائیں - ہم دُعا کرتے ہیں کہ اُنکے کام پر خدا کی برکت بکثرت نازل ہو اور ہماری کلیسیا روحانی زندگی میں ترقی کرے ۔

چندہ وصول و وعدہ شدہ

	سنہ ۱۸۹۶-۹۷ء		سنہ ۱۸۹۷-۹۸ء
قسمہ	۶۰۰ روپے	(مبلغ ۸۰ روپے دیر میں ملے)	۶۸۰ روپے
امرتسر	۴۰۰ روپے	(مبلغ ۱۰۰ سو روپے دیر میں ملے)	۴۰۴ روپے
کلارک آباد	۳۳۰ روپے	(۳۳ کم ملے)	۳۰۰ روپے
لاہور	۱۳۳ روپے	(۸۳ دیر بعد)	۱۵۰ روپے
نارووال	۶۰ روپے		۶۶ روپے
اجنالہ	۳۳ روپے	(۱۸ دیر بعد)	
بڑھوال	۳۳ روپے		۳۶ روپے
جنڈیالہ	۳۴ روپے		۲۷ روپے
بٹالہ	۹۷ روپے	(۴۷ دیر بعد)	۱۰۷ روپے
کھنڈرہ			۱۰ روپے
سی ایم ایس سے	۲۵۱۲ روپے		۲۴۰۲ روپے
والٹر جونس فنڈ	۷۲۰-۱۵-۲		

ڈبلیو سی جونس -

۷۔ لڑکوں کا مڈل سکول

سیمی لڑکوں کیلئے مڈل سکول کی تسلیم شدہ ضرورت کو پورا کرنیکا بہترین طریق یہہ ہے کہ امرتسر مشن سکول کے متعلق ایک بورڈنگ کھولا جائے اور صنعت و حرفت کی تعلیم کا بھی بندوبست کیا جائے +

۸۔ سنڈے سکول یونین

یہہ پادری وڈھاوا مل منشی فضل دین اور شیخ وارث دین (کنوینر) چرچ کونسل کی طرف سے مقرر کئے جائیں کہ سی ایم ایس کانفرنس - اور سی - ای - زیڈ - ایم - ایس کے مقرر شدہ ممبران سے ملکر سنڈے سکولوں کا خاطر خواہ انتظام کریں +

اور چرچ کونسل اپنے پاسٹروں اور ایجنٹوں کو بھی تاکید کرتی ہے کہ وہ اپنی اپنی پاسٹریٹوں میں سنڈے سکولوں کے چلانے میں حتی الوسع کوشش کریں +

۹۔ پاسٹرل الوئینس +

اس کونسل کی رائے ہے کہ ان کمیٹی کسنوں کو جو پاسٹرل کام کرتے ہوں اُنکے درجے کی تنخواہ پر ساڑھے ۱۲ روپیہ فیصدی کے حساب الوئینس ملاکرے اور یہہ کہ یہہ الوئینس پاسٹریٹ کمیٹیاں لوکل فنڈ سے دیں +

۱۰۔ قحط سالی کا الوئینس +

چرچ کونسل کے ایجنٹوں کو اس معیار کے مطابق الوئینس دیا جائے جو کانفرنس نے اپنے ایجنٹوں کیلئے مقرر کیا ہے +

۱۱۔ چرچ کونسل کا حساب سرکاری سال کے مطابق رکھا جائے

اس کونسل کی رائے میں یہہ ضروری معلوم ہوتا ہے کہ چرچ کونسل کا سالانہ حساب اکتیس مارچ کو بند کیا جائے +

۱۲۔ عہدہ داران ۱۸۹۷ء کیلئے

نائب صدر مجلس بابو شان چند سنگھ صاحب خزانچی ڈاکٹر ایم - بی عطارد سکرٹری ایم - ۲ - ہو لیا ایم - بی - اے -

کارکن کمیٹی کے دیگر عہدے داران

پادری عماد الدین - پادری میاں صادق - پادری وڈھاوا مل - پادری ٹامس ہاول - پادری فتح مسیح - بابو شان ٹی وٹن مستر

منشی عاشق تمہ — سکلاورک آباد — ۲۴ روپیہ ماہوار

دیہاتی ریڈر - درجہ اوّل +

جواہر داس — اَجنالہ — ۱۱ روپے

ریڈر درجہ دوم

رکو	اَجنالہ	۸ روپے	منگا	اَجنالہ	۸ روپے
وڈھاوا	״	۸ روپے	وڈھاوا	کلاورک آباد	۸ روپے
جیون داس	״	۸ روپے	گورمکھ سنگھ -	״	۸ روپے

ریڈر درجہ ادنےٰ

نگی -	اَجنالہ	۶ روپے	مگر	اَجنالہ	۶ روپے

مددگاران دیہاتی +

بھو	اجنالہ	۲ روپے	مینہ	اَجنالہ	۲ روپے

خلاصہ روئداد

مولوی عماد الدین صاحب نے کلام اللہ سے کچھ پڑھکر سنایا اور دُعا کی اور پھر بابو ایشان چندر سنگھ صاحب قائم مقام صدر مجلس نے ایک مختصر اور معنی خیز تقریر کی - اُنہوں نے پادری ویٹ صاحب صدر مجلس کی عدم موجودگی پر افسوس ظاہر فرمایا - اور کہا کہ کسی جلسہ کی کامیابی زیادہ تر صدر انجمن ہی پر منحصر ہوتی ہے - صدر مجلس ایک سپہ سالار ہے جو فوج کو رزم گاہ میں لیجاتا ہے - دوسرے پہلو سے اچھا ہے کہ کوئی یورپین صدر مجلس اسوقت ہمارے ساتھ نہیں - ہم اپنی کمزوریوں کو بخوبی دیکھ سکینگے اور یہہ کمیٹی معلوم کر سکے گی کہ معاملات کی اصلی صورت کیا ہے اور ہم خود کتنا تصور کر سکتے ہیں بعض لوگوں کا خیال ہے کہ یہہ چرچ کونسل کا آخری اجلاس ہے لیکن سچ پوچھو تو چرچ کونسل کی ہستی صرف

موسوم اور خیالی ہے چرچ کونسل پاسٹریٹ کمیٹیوں کا مجموعہ ہے اور صرف کلارک آبادہی میں ایک دیسی پاسٹریٹ کمیٹی ہے۔ اس پر چرچ کونسل کے بانی ہمیں یہہ جواب دیتے ہیں کہ ہم یہہ ایک نہر کھود رہے ہیں کہ آئیندہ بارش کا پانی ضائع نہ ہو۔ اگر یہی صورت ہے تو پھر چرچ کونسل ناکامیاب نہیں ہوئی۔ گو اس نے اپنے پاؤں پر خود کھڑے ہونے اور اپنے کام کے پھیلانے میں چنداں ترقی نہ کی ہو۔ ان امور پر بہت کچھ بحث ہو چکی ہے۔ اگر تمام یورپین پادری صاحبان کونسل سے ہمدردی کرتے تو ہمیں زیادہ کامیابی حاصل ہوتی۔ اب ہم اس امر پر غور کرینگے کہ کیونکر ہم اپنی رائے کھونے کے بغیر پادری صاحبان سے زیادہ رابطۂ اتحاد اور یگانگت حاصل کر سکتے ہیں کئی تدابیر غور طلب ہیں تاکہ جو بہتر ہو اسے ہم منظوری کیلئے سی۔ ایم۔ ایس کے پیش کریں ✦

ہمیں منصف شیر سنگھ کی بیوقت موت پر کمال افسوس ہے۔ ہم انکی زندہ دلی اور صاف گوئی کبھی نہیں بھولینگے۔ اُن کے پس ماندگان سے ہم دلی ہمدردی کا اظہار کرتے ہیں ✦

پھر کارکن کمیٹی کی سال بھر کی روئیداد پڑھی اور منظور کیگئی اور سال کا حساب کتاب پیش ہوا اور منظور کیا گیا۔

ذیل کے ریزولیوشن پاس ہوئے ✦

کلارک آباد پاسٹریٹ

(الف) چرچ کونسل پاسٹر کے مکان کی مرمت کیلئے چارسو روپیہ دینا منظور کرتی ہے۔ بایں شرط کہ مکان کو پنجاب سی ایم ایس ڈسٹرکٹ نیٹو چرچ کونسل کمپنی لمیٹڈ کے نام پر بذریعہ رجسٹری انتقال کیا جائے ✦

(ب) چرچ کونسل کلارک آباد چرچ کمیٹی کے ساختہ گرجا کے سالانہ اخراجات کی مشترکہ ذمہ داری لیتی ہے۔

(ج) مسٹر نکلس صاحب کی درخواست کہ چھوٹے کلارک آباد کیلئے ایک مکان اور پاسٹرل ایجنٹ کی ضرورت ہے غور اور فیصلے کیلئے کارکن کمیٹی کیجائے ✦

(د) پادری ہاول صاحب کی درخواست کہ گرجے کی عمارت بڑھائی جاوے پڑھی گئی اور تجویز ہوئی کہ ہاول صاحب اپنی درخواست بمعہ تخمینہ کارکن کمیٹی میں پیش کریں ✦

(ہ) چرچ کونسل منشی عاشق اللہ کو کمیٹی کسٹوں کی کمیٹی کے سکرٹری صاحب کی سفارش کے بموجب جونیر کیٹیکسٹ مقرر کرتی اور اس درجہ کی سند عطا فرماتی ہے ✦

۲۔ ڈیمنڈ جوبلی پاسٹریٹ فنڈ

اس کونسل کے متعلق ایک ڈیمنڈ جوبلی پاسٹریٹ فنڈ قایم کیا جائے۔ اور صدر مجلس سیکرٹری اور مولوی عماد الدین صاحب سب کمیٹی مقرر ہوں کہ ایک تجویز تیار کریں جس پر کارکن کمیٹی کی منظوری سے عمل درآمد کیا جائیگا ✦

۳۔ متحدہ مشن کونسل

یہہ اجلاس آٹھویں اپریل ۱۸۹۶ء کے ریزولیوشن کو بحال کرتا ہے کہ پنجاب میں ایک متحدہ سی ایم ایس مشن کونسل قایم کیجائے۔ (نو موافق نو مخالف صدر مجلس صاحب کی کاسٹنگ ووٹ سے پاس ہوا)

۴۔ سی ایم ایس کانفرنس اور نیٹو چرچ کونسل کی جائینٹ کمیٹیاں

یہہ کونسل سفارش کرتی ہے کہ چرچ کونسل اور کانفرنس کی جائینٹ (متحدہ) کمیٹی یا کمیٹیاں مقرر کیجائیں کہ کمیٹی کسٹوں سے دیہاتی ریڈروں سکولوں اور میڈیکل ایجنٹوں کے متعلق تمام امور کا تصفیہ کیا کریں (گیارہ موافق چار مخالف)

۵۔ دیسی پادری صاحبان کی کمیٹی

ہم کانفرنس کی اس سفارش کو منظور کرتے ہیں کہ دیسی پادری صاحبان کیلئے ایک کمیٹی مقرر کیجائے اور ہم درخواست کرتے ہیں کہ کانفرنس کے پیش کردہ ناموں پر مولوی عماد الدین اور پادری فتح مسیح صاحبان کے نام بڑھائے جائیں۔

کانفرنس کے پیش کردہ نام

چرچ کونسل سینٹرل پنجاب کانفرنس اور فرانٹیر کانفرنس کے چیرمین اور سیکرٹری۔

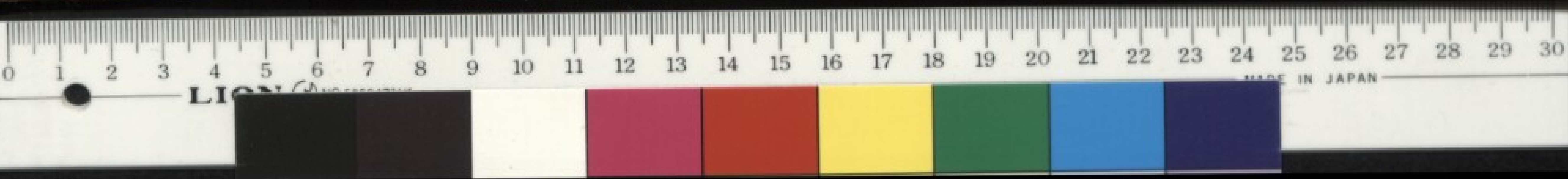
کارسپانڈنگ کمیٹی کے سیکرٹری صاحب۔

کارسپانڈنگ کمیٹی کے ایک نئے ممبر۔

لاہور ڈیوٹنی کالج کے پرنسپل صاحب ✦

۶۔ دیسی پادریوں کی تنخواہ

یہہ کونسل ان قواعد کو جو کانفرنس کی سب کمیٹی نے اعلیٰ تعلیم یافتہ ہندوستانیوں کی تنخواہ کی بابت پیش کئے ہیں اس امر کے غور کیلئے پیش کرتی ہے جو کانفرنس کے ساتھ ملکر اُن امور کا تصفیہ کرینگے جو ہندوستانی پادریوں کے متعلق ہوں ✦



مضامین مفید المبتدیین

موتی کی گھڑی کا قصہ

کوئی نہیں کہہ سکتا تھا کہ موتی کی گھڑی کو کیا ہو گیا۔ وہ اُسکو اپنے سولویں جنم دن پر اپنے دادے کی طرف سے انعام ملی تھی۔ اور بہت قیمتی چیز تھی۔ اور نہایت ہی عمدہ وقت رکھتی تھی۔ قریباً ایک برس تک اُس نے کبھی ایک منٹ بھی نہیں کھویا تو کبھی آگے ہوئی تھوڑی دیر کے بعد وہ وقت سے پیچھے رہنے لگی۔ لیکن موتی نے اُسکا پچھلا طرف کھول کے اُس کو ذرا پھیر دیا تاکہ تیز ہو جائے اور وقت ٹھیک رکھے۔ لیکن وہ اُس کے علاوہ بالکل ٹھہر گئی اور کسی طرح پھر نہیں چلتی تھی۔ موتی نے سمجھا کہ اُس نے کچھ غلطی کی ہے۔ اور اُس گھڑی کو گھڑی ساز کے پاس لے گیا۔ اُس نے بھی ہفتہ دن اپنے پاس رکھا لیکن کو بھی نہ چلی۔ تب اُس نے اُس کے سب پُرزے کھول دیئے اور ایک ایک حصّہ کو خبرداری سے دیکھا۔ کہ کہیں نقصان آیا ہوا ہو۔ یا کچھ اُس میں پڑ گیا ہو۔ ذرا سا بال یا سوت کا ٹکڑا جس سے گھڑی کے چھوٹے پہیے نہیں چلتے۔ لیکن اُسکو کچھ معلوم نہ ہوا۔ اور اُس کو صاف کر کے خبرداری سے سب پُرزے جگہ بجگہ لگا کے واپس کر دی۔ لیکن وہ چلی نہیں گھڑی ساز بھی حیران تھا اور آخر کو کہنا پڑا کہ میں لاچار ہوں لیکن یہہ گھڑی میرے سے ٹھیک نہیں ہو سکتی تب موتی نے اُس دکاندار کے پاس جس سے اُسکے دادا نے خریدی تھی بھیج دی تاکہ وہ اُسکو ٹھیک کرے۔ وہ تین ہفتہ کے بعد وہاں سے واپس آگئی لیکن بند تھی۔ موتی کا دل گویا ٹوٹ گیا۔ کیونکہ اُس کو یقین تھا کہ دکاندار ضرور درست کر سکیگا۔ وہ گھڑی ایسی بُری طرح چلتی تھی کہ موتی نے جیب میں رکھنا چھوڑ دیا۔ جب بڑے دن کی رخصتوں میں موتی اپنے دادا کو ملنے گیا تو اپنی گھڑی بھی ساتھ لیتا گیا۔ ایک شام کو جب وہ آگ کے پاس بیٹھے دادا نے پوچھا کہ کیوں موتی تمہاری گھڑی کیسی چلتی ہے موتی رو پڑا اور اپنا حادثہ بتلایا۔ دادا نے کہا جس چاقو سے تم نے اُس کو درست کیا تھا وہ مجھکو دکھلاؤ۔ موتی نے اپنا چاقو جیب سے نکال کر دادا کو دیا۔ اُس نے ایک سٹیل یعنے لوہے کی قلم کو اُس سے چھوا اور کہا ہاں اب مجھکو معلوم ہوا کہ تمہاری گھڑی کو کیا ہوا۔ تمہارا چاقو مقناطیسی ہے۔ دیکھو یہہ قلم کیسا اُس کی طرف کھنچتا جاتا ہے۔ شاید کوئی پُرزہ تمہاری گھڑی کا بھی اس مقناطیسی چاقو سے چھوا گیا ہے۔ اور جب ایک چھوٹی سوئی کو گھڑی کے پاس رکھا تو معلوم ہوا کہ بڑا پہیا چھوا گیا تھا۔ کیونکہ سوئی کو اپنی طرف کھینچتا تھا۔ تب موتی کو یاد آیا تھوڑی مدت گذری کہ وہ ایک مقناطیس سے کھیل رہا تھا اور اُسکو اپنے چاقو سے زمین پر سے اُٹھایا تھا۔ جس سے وہ چاقو بھی مقناطیسی ہو گیا اور گھڑی کو بھی چھو کر مقناطیسی کر دیا۔ جب یہہ معلوم ہو گیا تب گھڑی کا ٹھیک کرنا کچھ مشکل نہیں تھا۔ اور گھڑی ساز نے ایک نیا پُرزہ اُدہاں لگا دیا اور گھڑی درست ہو گئی +

اے پڑھنے والو کیا تم کو اس مقناطیسی چاقو سے جس نے موتی کی گھڑی بگاڑ دی گناہ یاد نہیں آیا۔ مجھکو تو گناہ کی محبت کی مثال معلوم ہوتا ہے۔ اگر گناہ آدمی کی روح کو چھوے تو اُس کو خراب کر دیتا ہے اور جس مطلب کیواسطے خدا نے اُس کو بنایا تھا اُس کو پورا نہیں ہونے دیتا۔ اگرچہ کیسا ہی چھوٹا کیوں نہ معلوم ہو۔ تو بھی گناہ میں یہہ طاقت ہے کہ یہہ بڑی خرابی پیدا کرے۔ گناہ کے بڑے ہونے میں یا چھوٹے ہونے میں موت نہیں۔ بلکہ موت اُس کے ہونے ہی میں ہے۔ چاقو کا چھونا گھڑی کی موت کا باعث تھا ایک چھوٹی سی چنگاری ایک محل کی موت کا باعث ہو سکتی ہے۔ اسی طرح گناہ کا چھونا موت کا باعث ہے۔ اور جس شخص کو چھوے اُس کی خرابی اور بیکاری کا باعث ہے ٭

اے بچو ہمارے سامنے ایک بڑی مشکل بات ہے۔ وہ یہہ ہے کہ گناہ نے ہم سب کے دل کو چھوا ہے۔ اور اُسکو خراب کیا ہے۔ اور ہمارے دل خراب کرنے سے ہماری زندگی کو خراب کیا ہے۔ یہہ سب بُرے کام اور بُرے لفظ کہاں سے آتے ہیں؟ وہ ہمارے دل سے آتے ہیں۔ اور لفظ اور کام بُرے اس واسطے ہیں کہ ہمارے دل بُرے ہیں۔ اور ہمارے دل بُرے ہیں کیونکہ گناہ نے اُنکو چھو دیا ہے۔ کیا کوئی اب اُنکو ٹھیک کر سکتا ہے۔ نہیں۔ نہ موتی اپنی گھڑی کو ٹھیک کر سکتا ہے نہ تم اپنے دل کو صاف کر سکتے ہو۔ اگر کوئی ٹھیک کر سکتا ہے تو وہ ہے جس نے وعدہ کیا کہ میں تم کو ایک نیا دل دونگا۔ "اے خدا یہہ نیا دل مجھکو دے" ہم سب کی دعا یہہ ہونی چاہیے۔ کیونکہ بگڑے ہوئے دل کا کوئی علاج نہیں صرف یہہ کہ نیا اُس کی جگہہ آجائے اور نیا خدا اپنے بیٹے مسیح کے وسیلے سے تم کو دے گا۔ اگر تم اُس کے پاس جاؤ اور مانگو۔ موتی کی گھڑی اگر جیب میں پڑی رہتی تو وہ چاہے کتنا چاہتا کہ ٹھیک ہو جائے۔ کبھی نہ ہوتی۔ جب دکاندار کے پاس گئی اور نیا پُرزہ پڑا تب ٹھیک ہوئی ہم اگر دل میں نیکی کی خواہش کریں لیکن خدا پاس دعا اور معافی میں نہ جائیں۔ کبھی درست نہیں ہو سکتے۔ صرف خدا نیا دل دے سکتا ہے۔ اے خدا یہہ نیا دل مجھکو اپنے وعدے کے موافق دے ٭



نہیں ہوتا مگر تو بھی جب وہ دیکھتے ہیں کہ ایک شخص جو مسیحی ہونیسے پیشتر اُن میں علم لیاقت کا آدمی سمجھا جاتا تھا مسیحی ہوکر بڑی قدر اور عزت کو حاصل کرتا ہو اور اپنی لیاقت سے بہت بڑھکر تنخواہ پانے لگتا ہو تو خواہ نخواہ وہ خیال کرنے لگتے ہیں کہ پادری صاحبان جب اِس عام درجے کے آدمی کو اِس قدر تنخواہ دینے لگے ہیں کہ جس کے وہ بالکل لائق نہیں ہو۔ تو ضرور بالضرور یہہ اُس کے مسیحی ہونیکے سبب سے ہو۔ اگر ہم بھی مسیحی ہو جائیں تو ہماری بھی ایسی ہی قدر ہو جاویگی نہ صرف غیر قوموں بلکہ افسوس ہو کہ کئی مسیحیوں کا بھی یہہ خیال ہو گیا ہو کہ اگر ہم اور کوئی کام نہیں کر سکتے تو منادی کا کام تو ضرور کر لینگے۔ کچھ عرصہ ہوا کہ ایک عورت نے کہ جو اپنے لوکے کو لودیانہ کے بورڈنگ سکول میں بھیجنا نہیں چاہتی تھی کہا کہ اگر میرا لوکا بہت کچھ پڑھکے کسی اچھے کام کے لائق نہ ہو سکے گا تو تھوڑا سا رومن اُردو سیکھ کر ضرور بالضرور منادی کے کام کے لائق تو ہو جاویگا سہارنپور کے علم الٰہی کے مدرسے سے بھی چند ایسے اشخاص سند حاصل کر چکے ہیں کہ جو زیادہ تو کیا اُردو کی دس سطریں بھی صحیح نہیں لکھ سکتے اِس پر طرفہ یہہ کہ اُنمیں سے بعض تو پادری ہو گئے ہیں اور بعض کو لائسنس بھی مل چکا ہو۔ اِس میں شک نہیں ہو کہ دینداری کا بھی بڑا اثر لوگوں پر ہوتا ہو اور ہم کو واجب ہو کہ جہاں تک ہو سکے دیندار منّاد تلاش کرنے چاہئیں مگر جب لوگ اِس بات کو خیال کرتے ہیں کہ ایسے منّاد اپنی لیاقت سے بہت بڑھکر تنخواہ حاصل کرتے اور آرام میں رہتے ہیں تو اُنکی دینداری کا کوئی ثبوت لوگوں کو نہیں ملتا اور اِس لیے ایسوں کی زندگی سے بجائے فائدے کے نقصان ہوتا ہو۔ مسیح کے شاگردوں کا اثر اُس زمانے کی مہذب دنیا پر اِس لیے ہوا کہ وہ خود انکاری کی زندہ مثال تھے۔ آجکل کے زمانے کا لحاظ کرکے ہم کو واجب ہو کہ ہم تعلیم یافتہ اور دیندار منّادوں یا مبشروں کی تعداد بڑھاویں اور اِس بھاری کام کی نسبت جو حقارت سے پُر خیالات مسیحیوں اور غیر مسیحیوں کے دلوں میں بیٹھے ہوئے ہیں دور کرنے کی کوشش کریں +

ہم اپنی پریسبٹیریوں سے درخواست کرتے ہیں کہ وہ براہ مہربانی اپنی ذمہ واریوں کو پہچانیں جب کوئی شخص پریسبٹیری کی نگرانی میں آنے کیلئے پیش کیا جاوے تو پریسبٹیری کو واجب ہو کہ منظور کرنے سے پیشتر اُس شخص کی لیاقت اور روحانی تجربے کی آزمایش خوب اچھی طرح سے کر لیویں۔ ہمارا خیال ہو کہ علاوہ روحانی تجربے کے اُمیدوار کی ذہنی لیاقت کا بھی امتحان ہونا چاہئے اور اُس کی تنخواہ اُس کی لیاقت کے مطابق مقرر ہونی واجب ہو۔ مگر یہہ بات بھی غور کے لائق ہو کہ ہمیشہ لیاقت کا پیمانہ کسی سکے کوئی خاص امتحان کے پاس کر لینے سے ہی نہیں ہوتا کیونکہ اکثر ایسا دیکھا جاتا ہو کہ آجکل ہمارے ہندوستانی نوجوان کتابوں کو گھوٹ کر امتحان تو پاس کر لیتے ہیں مگر اُن کی لیاقت بہت ہی کم درجہ کی ہوتی ہو۔ ایسا دیکھا گیا ہو کہ ایک شخص نے انٹرنس یا ایف۔ اے یا بی۔ اے کا امتحان تو پاس کر لیا ہو مگر تو بھی وہ اپنی لیاقت کا اثر دوسروں پر ڈال نہیں سکتا۔ ہماری رائے میں طالبعلموں کو سیمنری میں داخل کرنیکیلئے تجربے کار اور لائق دیسی صاحبوں کی ایک مستقل کمیٹی مقرر ہونی چاہئے۔ کوئی طالبعلم سیمنری میں داخل نہ کیا جاوے جب تک کہ کمیٹی کو اُس طالب علم کی دینی حالت اور لیاقت سے بخوبی تشفی نہ ہو جاوے ٭

ہوم ڈیپارٹمنٹ

اِشتہار

ہردوار کے جانیوالے جاتریوں کو متنبہ کیا جاتا ہو کہ اُس مقام کو فی الحال جانا خطرناک ہو۔ وجہ یہہ کہ وہاں حال میں وبا ر طاعون کی وارداتیں وقوع میں آ چکی ہیں جنکے سبب لازم آیا ہو کہ گورنمنٹ موصوف از راہ پیش اندیشی حفظ صحت کیلئے سخت تدابیر اختیار کرے + جو جاتری ہردوار جانیکا قصد رکھتے ہوں اُن سب کو تنبیہاً مطلع کیا جاتا ہو کہ وہ مئی کے باقی ماندہ اور اگلے ماہ جون میں ہردوار کو نہ جائیں اگر اِس تاکید کے باوجود جاتری لوگ مذکورہ بالا عرصہ میں ہردوار آویں تو ممکن ہو کہ اُنکو ہردوار کے باہر ڈاکٹری معائنہ میں کئی دن تک اندر رکھنا پڑیگا +

دستخط [illegible] جوائنٹ سیکرٹری گورنمنٹ [illegible]

ضرورت

وکٹوریہ ہوم کے مِیشن کے کام کیلئے ایک ادھیڑ عورت کی ضرورت ہو۔ چاہئے کہ سالکہ پنجابی زبان جانتی ہو اور مِیشن کے کام کا کچھ تجربہ رکھتی ہو۔ درخواستیں مِس کے۔ اے۔ گریسنفیلڈ سیکرٹری وکٹوریہ ہوم [illegible]

ضرورت۔ ضرورت۔ ضرورت

ہمکو دو ٹرینڈ سند یافتہ اُستادوں کی ضرورت ہو جو پرائمری اور مڈل ڈیپارٹمنٹ میں انگریزی کے سوا سب مضامین بخوبی پڑھا سکیں۔ ٹریننگ کالج کے تعلیم یافتہ اُستادوں کو ترجیح دیجاویگی۔ تمام درخواستیں بمعہ نقول سندات بنام جناب مینجر صاحب کرسچن ٹریننگ ہائی سکول سیالکوٹ بہت جلد آنی چاہئیں۔ تنخواہ کا فیصلہ سرٹیفکیٹوں کے دیکھنے پر کیا جاویگا

نارتھ ویسٹرن ریلوے

فروخت کیلئے

پُرانے لوھے کی ریلیں

لمبائی چوڑائی۔ نرخ اور پہنچانیکے شرائط وغیرہ کی نسبت چیف سٹور کیپر این ڈبلیو ریلوے لاہور سے خط و کتابت کریں

دستور العمل اخبار نورافشاں لودیانہ

قیمت سالانہ اہل شہر سے بغیر انگریزی ضمیمہ	[illegible]
قیمت سالانہ اہل شہر سے معہ انگریزی ضمیمہ	[illegible]
قیمت سالانہ معہ محصول ڈاک بغیر انگریزی ضمیمہ	[illegible]
قیمت سالانہ معہ محصول ڈاک معہ انگریزی ضمیمہ	[illegible]
قیمت دو کاپیوں یا اُس سے زیادہ ایک ہی شخص کے نام پر فی کاپی معہ ضمیمہ	[illegible]
بغیر ضمیمہ	[illegible]

پادری اے۔ ایچ۔ یُنگ صاحب ایڈیٹر و مینیجر نورافشاں کے واسطے۔ امریکن مشن پریس لودیانہ میں ایم وائلی کے اہتمام سے چھپا